ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر احسان الحق

پی ایچ ڈی فارسی، شعبہ ادبیات وزبان فارسی، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

نسخہ خطی مثنوی عبیدیہ کلاں میں قرآنی حوالے

Dr. Ehsan ul Haq

PhD Persian, Departement of Persian, The Islamia University of Bahawalpur.

Quranic Refrences in Manuscript Musnawi Ubaidia Kalan

Persian language is included in the oldest languages in the world. In the Mughal's rule Persian language is national language of sub continent. During nineteen century in the sub-Continent Mughal's rule fell down and the British occupied the whole region. British were banned by Persian language but Muslims and especially Muslim saints and Sufis use Persian language for writing work. The same has been done in Multan called the city of saints.Khawaja Ubaid Ullah Multani is one of the prominent Sufi and writer of Multan. He wrote more than 100 books. One of these books is Musnawi Ubaidia Kalan which was written by Him for his elder son Abdul Rehman for advice. In This Musnawi Khawaja Ubaid Ullah Multani uses many references from The Holy Book Quran e Majeed as a proof. With this the importances of this Musnawi also rise. In this article I discuss these Quranic references in details.

Keywords: *Persian language, Manuscript, Musnawi Ubaidia Kalan, Persian verses.*

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

فارسی زبان عربی زبان کی طرح دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں سے ایک ہے ایسے شواہد بھی ملتے ہیں کہ یہ زبان قبل از مسیح بھی دنیا کے علاقوں میں بولی جاتی تھی[۱] اور یہ کہنا بھی غلط نہ ہو گا کے ایران میں اسلام کے آنے کے بعد یہ مسلمانوں کی دوسری بڑی زبان بن گئی تھی اور آج بھی تصوف کے میدان میں جو خدمات فارسی زبان جاننے والوں نے سرانجام دی ہیں وہ کسی اور زبان میں ملنا مشکل ہیں۔

مغلوں کے دور میں برصغیر میں بھی فارسی زبان کا دور دورہ تھا حکومتی زبان چونکہ فارسی تھی اسی وجہ سے فارسی بولنے اور لکھنے والوں کو بڑی قدر و منزلت حاصل تھی اگرچہ جب انگریز برصغیر پر قابض ہو گئے تھے تو فارسی کی اہمیت کچھ کم ہوئی تھی لیکن پھر بھی عام مسلمانوں اور خصوصا پڑھے لکھے مسلمانوں کی زبان فارسی ہی رہی۔ برصغیر کے اولیاء اور صوفیا کی زبان بھی فارسی تھی اور زیادہ تر کتابیں فارسی زبان ہی میں لکھی جاتیں تھیں۔

اس دور میں سرزمین اولیا ملتان میں بھی بہت سے اولیاء کرام فارسی زبان ہی میں تصنیف و تالیف کر رہے تھے۔ انہی شخصیات میں سے ایک مشہور شخصیت خواجہ عبید اللہ ملتانی کی ہے۔ جو ۱۸۰۴ م میں ملتان میں پیدا ہوئے اور ۱۸۸۸ م میں ملتان ہی میں فوت ہوئے[۲] آج بھی ملتان کے محلہ قدیر آباد میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ کو پیر خاصے والے کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔ چونکہ آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ پالکی میں سفر کرنا پسند فرماتے تھے اور خاصہ پالکی کی ہی ایک قسم ہے اسی وجہ سے آپ پیر خاصے والے مشہور ہو گئے۔

آپ کا سب سے اولین ذکر مثنوی تذکرہ عبیدیہ میں ہے[۳] جو آپ کے مرید مولوی الٰہی بخش ویسانی نے تحریر کی تھی اس مثنوی میں یہ بھی ہے کے آپ کم و بیش ۱۰۰ کتب کے مصنف تھے۔

از تصانیفش بیک صدمی رسد یا کم زیاد
از کتاب و وزر سایل بھر تعلیم و رشاد[۴]

اس کے بعد آپ کا ذکر مولانا عبد الحیی لکھنوی نے اپنی کتاب نزھۃ الخواطر کی جلد ہشتم میں ان الفاظ سے کیا ہے۔

''الشيخ الصالح عبيد الله بن قدرة الله الحنفي الملتاني أحد المشايخ الجشتية، ولد ونشأ بالملتان وقرأ العلم على والده، ثم أخذ عن المولوي كل محمد وقرأ عليه سائر الكتب الدرسية، ودرس وأفاد مدة طويلة بمدينة الملتان، ثم أخذ الطريقة عن الشيخ خدا بخش الخير بوري وتولى الشياخة بعده، أخذ عنه خلق كثير من العلماء

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

والمشايخ، وكان شيخاً جليلاً مهاباً رفيع القدر كبير المنزلة عظيم الورع والعزيمة، له مصنفات عديدة. توفي يوم الجمعة لست خلون من جمادى الأولى سنة خمس وثلاثمائة وألف بمدينة الملتان.'' (۵)

ترجمہ: '' چشتیہ سلسلے کے ایک نیک بزرگ جن کا نام خواجہ عبید اللہ ولد قدرت اللہ ہے ملتان میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ انہوں نے مولوی گل محمد سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر طریقت کی تعلیم خواجہ خدا بخش ملتانی سے حاصل کی اور ان کے نائب اور خلیفہ بنے۔ خواجہ عبید اللہ بہت سے اولیا اور علما کی صحبت میں رہے اور ان سے استفادہ علم کیا وہ ایک جلیل القدر اور تقویٰ والی شخصیت تھے اور آپ نے کتابیں لکھیں اور آپ جمعہ کے دن ۱۳۰۵ ھجری میں ملتان ہی میں فوت ہوئے۔

آپ کی مشہور کتابوں میں چراغ عبیدیہ، تعلیم النّساء، سرّ دلبراں، فتح العبید، وفیات الاعیان اور علم المیراث شامل ہیں۔ ''چراغ عبیدیہ'' آپ کا دیوان ہے یہ داستان معرفت کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی کتابیں زیادہ تر فارسی اور عربی زبان میں ہیں ان ہی کتابوں میں سے ایک مشہور کتاب مثنوی عبیدیہ کلان ہے جو مثنوی توحید کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ خواجہ عبید اللہ نے یہ مثنوی اپنے بڑے بیٹے عبد الرحمان کے لئے تحریر کی ہے۔ یہ مثنوی ۱۸۳۱ اشعار پر مشتمل ہے۔ صفحہ اول پر دس اشعار ہیں۔ شروع میں ۲۷ اشعار کا قصیدہ ہے اس کے بعد ایک شعر کی جگہ چھوڑی گئی ہے اور پھر مثنوی کی ابتدا کی گئی ہے۔ ہر صفحے پر ۱۳ یا ۱۴ اشعار ہیں۔

آخری صفحے پر یہ تحریر ہے۔ '' تمام شد مثنوی توحید ۱۷ ذوالقعدہ ۱۲۷۳ھ دستخط فقیر عطا محمد قادری'' (۶)

خواجہ عبید اللہ ملتانی نے اپنی اس مثنوی میں جن قرآنی سورتوں کا ذکر کیا یا پھر ان کی آیات اپنے شعروں میں بیان کی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں سورۃ الحجرات، سورۃ النّور، سورۃ لقمان، سورۃ الکھف، سورۃ البقرۃ، سورۃ الھود، سورۃ آل عمران، سورۃ الاعراف، سورۃ الذّاریات، سورۃ الانفال و سورۃ یس۔ ان کی مثنوی کے شعروں میں جو قرآنی آیات یا الفاظ آئے ہیں ذیل میں ان کی وضاحت درج ہے۔

لیک راہ شرع محکم بایدت
فاستقم این است این می بایدت (۷)

۱۔ فَاسْتَقِمْ

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

سوائے پیغمبر جیسا تم کو حکم ہوتا ہے اس پر تم اور جو لوگ تمھارے ساتھ تایب ہوءے ہیں قایم رہو اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمھارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے

ھود۔۱۱۲

خواجہ عبید اللہ ملتانی ان صوفیا میں سے نہیں تھے جو شرع کو نظر انداز کر دیں اس شعر میں وہ اپنے بڑے بیٹے عبدالرحمان کو نصیحت کرتے ہوئے قرآن کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ شریعت کی راہ ہی سب سے بہتر ہے اور اسی میں تمھاری بھلائی ہے کہ تم اس پر مضبوطی سے ڈٹ جاو۔

دوزخ آمد جای او بئس المھاد

وای آن کو سعی رابی جانھاد(۸)

۲۔ بِئْسَ الْمِهَادُ

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

اے پیغمبر کافروں سے کہہ دو کہ تم دنیا میں بھی عنقریب مغلوب ہو جاوگے اور آخرت میں بھی جہنم کی طرف اکٹھا کیے جاوگے۔ اور وہ بری جگہ ہے

آل عمران:۱۲

اس شعر میں جہنم کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کی سورت آل عمران کا احوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو لوگ دنیاوی خواہشات میں پڑے ہوئے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم برا ٹھکانہ ہے۔

گفت حق اندر کتاب منتجم

کہ قل العفو بگو زاید نہ کم(۹)

۳۔ قُلِ الْعَفْوَ

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ

اے پیغمبر لوگ تم سے شراب اور جوے کا حکم دریافت کرتے ہیں کہ دو کہ ان میں گناہ بڑے ہیں اور لوگوں کے لیے کچھ فایدے بھی ہیں مگر ان کے گناہ فایدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کون سا مال خرچ کریں۔ کہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس لیے اللہ تمھارے لیے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو

البقرۃ:۲۱۹

اس شعر میں خواجہ عبید اللہ ملتانی اپنے بیٹے کو اپنا مال دوسروں پر خرچ کرنے کے بارے میں قرآن مجید کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنی کتاب قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ جو مال تیری ضرورت سے زاید ہو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

جعل فیکم انبیاء گفتہ حق

مر بنی یعقوب را گفتہ سبق(۱۰)

۴۔ جَعَلَ فِيكُمْ

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ

اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ بھایو تم پر اللہ نے جو احسان کیے ہیں ان کو یاد کرو کہ اس نے تم میں پیغمبر پیدا کیے اور تمھیں بادشاہ بنایا اور تم کو اتنا کچھ عنایت فرمایا کہ اہل علم میں سے کسی کو نہیں دیا

المایدہ:۲۰

اس شعر میں کہتے ہیں کہ انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

انما اموالکم را خوانده ای

بعد ازان اولادکم پس مانده ای(۱۱)

۵۔ أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

اور جان رکھو کے تمھارا مال اور تمھاری اولاد بڑی آزمایش ہیں اور یہ کہ اللہ کے پاس نیکیوں کا بڑا ثواب ہے

انفال:۲۸

اس شعر میں بھی قرآن کی سورت انفال کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے میرے بیٹے جان لے کے پہلے مال اور پھر تمھاری اولاد تمھارے لئے آزمایش ہے ایسا نہ ہو کہ تو ان فتنوں میں مبتلا ہو کر اللہ کو بھول جائے اور شرعیت کو چھوڑ دے۔

کان ابواہ خشینان بازخوان

اقرب رحماز قرآن باز دان(۱۲)

٦۔ کان ابواہ

وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا

اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں اور باپ دونوں مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ بڑا ہو کر بدکردار ہو گا تو کہیں ان کو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسادے

الکھف:۸۰

کان ابواہ خشینان بازخوان

اقرب رحماز قرآن باز دان(۱۲)

۷۔ أَقْرَبَ رُحْمًا

فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا

تو ہم نے چاہا ان کا پروردگار اس کی جگہ ان کو اور بچہ عطا فرمایے جو اخلاقی پاکیزگی میں بہتر اور محبت میں زیادہ قریب ہو

الکھف:۸۱

اس شعر میں سورت الکھف کی دو آیات کا حوالہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر بچہ اپنی فطرت میں مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے اگر بچہ بدکردار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے کسی کو دوسرا بچہ عطا کر دیتا ہے جو اپنے والدین سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔ دراصل ان اشعار میں وہ اپنے بیٹے کو حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کے قصے کے بارے میں بتا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کا بیٹا یہ جان لے کہ بعض اوقات جو نظر آتا ہے وہ ہوتا نہیں ہر کام میں باری تعالیٰ کی مرضی شامل ہوتی ہے۔

ھم فقلب خوان تو در ذات الیمین

بھر این معنی بود این اربعین(۱۳)

۸۔ ذَاتَ الْيَمِينِ

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا

اور تو انہیں جاگتا ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ سو رہے ہیں، اور ہم انہیں دائیں بائیں پلٹتے رہتے ہیں، اور ان کا کتا چوکھٹ کی جگہ اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے، اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو اور البتہ تم پر ان کی دہشت چھا جائے۔

الکھف:۱۸

اس مثنوی میں خواجہ عبید اللہ اپنے بیٹے کو جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھنے کی نصیحت کرتے ہیں اور اس شعر میں اصحاب کہف کے واقعے کو پڑھنے اور اس سے سبق حاص کرنے کا کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جن کو کبھی دائیں اور کبھی بائیں کروٹ سلایا جاتا تھا ان کے قصے کو پڑھ یعنی ان چالیس آیتوں کو خوب سمجھ لے۔

لا تقولن لشی خوانده ای

پس چرا در آرزو وھا مانده ای(۱۴)

۹۔ لَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا

اور کسی چیز کے متعلق یہ ہرگز نہ کہو کہ میں کل اسے کر ہی دوں گا۔

الکھف:۲۳

اس شعر میں بھی سورۃ الکھف کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ کبھی یہ مت کہو میں یہ کام کل کرنے والا ہوں بلکہ یوں کہو کہ اللہ کی مرضی ہوئی تو یہ کام ہو جائے گا اور ان دنیوی خواہشوں سے اپنی جان چھڑا لے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

کار رابروی توبسیارای اصیل(۱۵)

۱۰۔ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

جنہیں لوگوں نے کہا کہ مکہ والوں نے تمہارے مقابلے کے لیے سامان جمع کیا ہے سو تم ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوا، اور کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

آل عمران:۱۷۳

اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے بیٹے صرف اللہ ہی سے مدد طب کرو اور جب کسی مشکل میں پڑو تو بس یہی کہو کہ میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے اور وہ ہی میری مشکلات حل کرنے والا اور فریاد سننے والا ہے۔

رنگ بی رنگی بود رنگ خدا

صبغۃ اللہ رنگ اھل اللہ خدا(۱٦)

۱۱۔ صِبْغَةَ اللَّهِ

صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ

اللہ کا رنگ، اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہے، اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

البقرۃ:۱۳۸

اس شعر میں قرآنی حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے بیٹے دنیا کی خواہشوں سے کنارہ کرلے ہر رنگ سے بے رنگ ہو جا اہل اللہ تو وہی ہوتے ہیں جو اللہ کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔

معنی لا تفقھون را ھوش دار

پنبہ غفلت بر آن کن بہ گوش دار(۱۷)

۱۲۔ لَا تَفْقَهُونَ

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بے شک وہ بردبار بخشنے والا ہے۔

اسراء:۴۴

اس شعر میں قرآنی حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کے اپنے کانوں سے غفلت کی روئی نکال دے اور اس نصیحت کو پکڑ لے اور اس بات پر غور کرکے اس دنیا جہان میں ہر چیز فقط اللہ کی ہی تسبیح کرتی ہے لیکن تو اس کو سمجھ نہیں سکتا۔

ھر زمان خلق جدید است ای علیم

کہ ففروا کردی و کردی فھیم(۱۸)

۱۳۔ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ

فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ

پھر اللہ کی طرف دوڑو، بے شک میں تمہارے لیے اللہ کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

الذاریات:۵۰

اس شعر میں قرآنی حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کے تجھے صرف اللہ تعالیٰ کے ہی دامن میں پناہ ملے گی اس لئے اللہ ہی کی طرف دوڑ۔

انصتو آمد خطاب این فریق

کافران رالغو لھو آمد طریق(۱۹)

۱۴۔ وَأَنْصِتُوا

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

الاعراف:۲۰۴

اس شعر میں وہ اپنے بیٹے سے کہتے ہیں کہ مومن وہ ہوتے ہیں جو اس کی مرضی میں خوش رہتے ہیں۔ اور مومنوں کے لئے چپ رہنے ہی میں عافیت ہے جب کے کافروں کا طریقہ شور و غل کا ہی ہے۔

اقرا اقرا شد خطاب ناونی

وحی باطن راسزا وار است وی(۲۰)

۱۵۔ اقْرَأْ

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے (سارے جہان کو) پیدا کیا

العلق:۱

اس مثنوی میں خواجہ عبید اللہ ملتانی نے بانسری اور اس کے سُر کے الفاظ اپنے اشعار میں استعمال کئے ہیں وہ یہاں بانسری سے مراد نبی اکرم ﷺ کی ذات کو لیتے ہیں اور اس میں سے نکلنے والا سُر یعنی وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس بانسری اور اس سے نکلنے والی آواز کو جان لے اور جان کے یہ پکار پکار کر کیا کہ رہی ہے۔

ما رمیت از رمیت فعل شان

در تصرف ھای حق ایشان نھان(۲۱)

۱۶۔ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا، اور تو نے مٹی نہیں پھینکی جبکہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی، اور تا کہ ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان کرے، بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

الانفال:۱۷

اس شعر میں قرآن کی سورۃ کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالیٰ کی مرضی میں خوش ہوتا ہے تو حق تیرے تصرف میں آجاتا ہے اور پھر تیری کیفیت یہ ہو جاتی ہے کے گویا تو خود نہیں کہتا بلکہ اللہ کہتا ہے اور تو خود نہیں کرتا بلکہ اللہ کرتا ہے۔ خواجہ عبید اللہ ملتانی وحدت الوجود کے قائل تھے اور یہ شعر اس کی عمدہ مثال ہے۔

ای عدم گوی تو من یحی العظام

گفت او گوید چہ توای امام (۲۲)

۱۷۔ مَنْ یُحْیِي

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ

اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنا پیدا ہونا بھول گیا، کہنے لگا بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے۔

یٰس:۷۸

اس شعر میں قرآن کی سورۃ کا حوالہ دیتے ہوئے وہ اپنے بیٹے کو قیامت کے دن پر ایمان لانے پر زور دیتے ہیں اور کہتے ہیں کے اے بیٹے جان لے کے قیامت برحق ہے وہ جو کہتے ہیں کہ ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں کون ہے جو ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ تو اے میرے بیٹے اپنے پیدا ہونے کو یاد کر جس طرح تو عدم سے وجود میں آیا تھا اسی طرح تجھے تیرا رب دوبارہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرے گا۔

جنت آمد جای او نعم الثّواب

باز رست از دوزخ وھم از عقاب (۲۳)

۱۸۔ نِعْمَ الثَّوَابُ

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا

وہی لوگ ہیں جن کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور باریک اور موٹے ریشم کا سبز لباس پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیے لگانے والے ہوں گے، کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور کیا ہی اچھی آرام گاہ ہے۔

الکھف:۳۱

اس شعر میں قرآن کی سورۃ کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کے وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور شریعت پر چلتے ہیں اور خواہشات نفسانی کے غلام نہیں بنتے بلکہ اللہ کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں ان کے لئے جنت ہے جو ان کے اعمال کا بہترین بدلہ ہے۔

بادب کانا ظلمنا نفسنا
نی چو ابلیس بما اغوانا(۲۴)

۱۹۔ کانا ظلمنا نفسنا

قالا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

ان دونوں نے کہا اے رب! ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔

الاعراف:۲۳

مثنوی کے اختتام میں دعائیہ اشعار میں سے ایک شعر ہے اس شعر میں کہتے ہیں کے شیطان ہم پر غالب آ گیا ہے وہ ہمیں گمراہ کر رہا ہے ہم اس کے مکر و فریب میں مبتلا ہیں اے اللہ ہم نے اس سبب سے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اے اللہ ہماری کوتاہیوں کو درگزر فرما اور ہمیں معاف کر دے۔

طیبات آمد برای طیبین
للخبیث الخبیثین است ھین(۲۵)

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

۲۰۔ للخبیث الخبیثین

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں، اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں، وہ لوگ اس سے پاک ہیں جو یہ کہتے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

النور:۲۶

اس شعر میں قرآن کی سورۃ کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کے اے بیٹے جان لے کے ناپاک مردوں کے لئے ناپاک عورتیں ہیں اور پاک مردوں کے لئے پاک عورتیں ہیں تو بھی اللہ کا نیک بندہ بن اور شریعت کو مت چھوڑ۔

خواجہ عبید اللہ ملتانی نے اپنی اس مثنوی کو جابجا قرآنی حوالوں اور احادیث نبویہ ﷺ سے زینت بخشی ہے جس سے اس مثنوی اور اس سے حاصل ہونے والی نصیحتوں کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ بہار، محمد تقی، سبک شناسی، جلد اول، امیر کبیر، تہران، ۱۳۶۹ش، ص:۱۵

۲۔ عمر کمال خان، ایڈوکیٹ، فقہاء ملتان، ص:۳۹

۳۔ محمد عادل، خواجہ، عبادالرحمان، ص:۴۱

۴۔ الٰہی بخش وئیسانی، مولوی، تذکرہ عبیدیہ، ص:۳۳

۵۔ عبدالحیی لکھنوی، علامہ، نزہۃ الخواطر، جلد: ثامن، کارخانہ تجارت کتب، کراچی، ۱۸۸۶ء، ص:۳۰۱۔۳۰۲

۶۔ عبید اللہ ملتانی، خواجہ، مثنوی عبیدیہ کلاں، ص:۶۲

۷۔ عبید اللہ ملتانی، خواجہ، مثنوی عبیدیہ کلاں۔ ص:۱۶

۸۔ ھمان۔ ص:۱۷

۹۔ ھمان۔ ص:۲۱
۱۰۔ ھمان۔ ص:۲۲
۱۱۔ ھمان۔ ص:۳۰
۱۲۔ ھمان۔ ص:۳۱
۱۳۔ ھمان۔ ص:۳۱
۱۴۔ ھمان۔ ص:۳۲
۱۵۔ ھمان۔ ص:۴۱
۱۶۔ ھمان۔ ص:۴۶
۱۷۔ ھمان۔ ص:۴۸
۱۸۔ ھمان۔ ص:۴۹
۱۹۔ ھمان۔ ص:۵۱
۲۰۔ ھمان۔ ص:۵۱
۲۱۔ ھمان۔ ص:۶۰
۲۲۔ ھمان۔ ص:۳۴
۲۳۔ ھمان۔ ص:۱۷
۲۴۔ ھمان۔ ص:۴۴
۲۵۔ ھمان۔ ص:۶۶